

چیف ایڈیٹر

سمینک سبجٹس ایڈیٹری

حزب

ایک

اقتصادی ترقی کا حصول ناممکن ہے بغیر اقتصادی

ترقی کا حصول ناممکن ہے، محمد حسام

لاہور کا مرن، مہاراجہ اور افسانوی افسانہ
لکھنے کے ہجرت میں محمد حسام نے کہا ہے کہ افسانوی ترقی کو
توجہ دینے بغیر اقتصادی ترقی کا حصول ناممکن ہے۔
تفصیلاً اس شعبہ کو پھر پھر توجہ دینے، کیسوں میں کمی
کرنے اور بغیر ضروری اخراجات میں کمی لانے سے اس
شعبہ میں سرمایہ کاری کے راستے میں رکاوٹ آئی۔ سخت
توانی کی وجہ سے متعدد افسانوی کہنیاں و ناولیں لکھی
چلیں اور اس سلسلہ کو رکھنے کی ضرورت ہے۔ محمد حسام نے
اقتصادی ترقی کے لئے پاکستان کو ترقی پزیر ممالک کے
ہجرت میں کمی کرنا کہا کہ پاکستان کے افسانوی ترقی سے
ایک لاکھ افراد کا روزگار واپس ہے اور اس سالانہ ترقی
اس وقت کے ترقی کے لئے لگائی گئی ہے مگر اس سے ترقی
میں کمی ہوتی ہے جس کا یہ نتیجہ ہے۔ ترقی افسانوی
کے شعبہ پر سترہ فیصد سے زیادہ لگنے والی ہے، ترقی
شعبہ کو ترقی افسانوں کا حصہ کرنے کی اجازت نہیں
ہے۔ مگر ممالک کی طرح پاکستان میں ترقی پزیر ممالک
اقتصادی ترقی نہیں ہے۔ ترقی ممالک کی ترقی کے لئے
ہوئے ممالک کا بڑا حصہ مگر ممالک میں کام کرنے والی
ترقی کہنیاں کو ترقی افسانوں کا حصہ ہے۔

فعال انٹورنس سیکٹر کے بغیر معاشی ترقی ناممکن ہے، ایف پی سی آئی

تاجروں کی عدم دلچسپی معاشی استحکام میں رکاوٹ ہے، ڈاکٹر مفضل مغل

دیںے بغیر اقتصادی ترقی کا حصول ناممکن ہے۔ حکومت اس شعبہ کو بھرپور توجہ دے، (بقیہ نمبر 32 صفحہ 3 پر)

32

بقیہ

ٹیکسوں میں کمی کرے اور غیر ضروری سخت قوانین میں نرمی لائے جو اس شعبہ میں سرمایہ کاری کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ سخت قوانین کی وجہ سے متعدد انٹورنس کمپنیاں دیوالیہ ہو چکی ہیں اور اس سلسلہ کو روکنے کی ضرورت ہے۔ محمد حشام جو انٹورنس ایسوسی ایشن آف پاکستان نارتھ زون کے چیئرمین بھی ہیں نے ایف پی سی آئی مرکزی قائمہ کمیٹی برائے انٹورنس کے کنوینر ڈاکٹر مفضل مغل سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے انٹورنس سیکٹر سے ایک لاکھ افراد کا روزگار وابستہ ہے اور اس سالانہ تیس ارب روپے تک کے ٹیکس بھی ادا کر رہا ہے مگر اسے توجہ نہیں دی جا رہی ہے جس کا یہ مستحق ہے۔ جنرل انٹورنس کے شعبہ پر سترہ فیصد سے زیادہ ٹیکس عائد ہیں جبکہ نئی شعبہ کو قومی اثاثوں کا بیمہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں تھرڈ پارٹی موڈ انٹورنس لازمی نہیں ہے۔

کراچی (سٹاف رپورٹر) انٹورنس ایسوسی ایشن کے چیئرمین محمد حشام نے کہا ہے کہ انٹورنس سیکٹر کو توجہ

حکومت انشورنس سیکٹر کی ترقی پر بھرپور توجہ دے، چیئرمین لاہور انشورنس انسٹی ٹیوٹ

14:29 12 اگست 2020

اسلام آباد (اردو پوائنٹ اخبارتازہ ترین - اے پی پی - 12 اگست 2020ء) لاہور انشورنس انسٹی ٹیوٹ کے چیئرمین محمد حمام نے کہا ہے کہ انشورنس سیکٹر پر توجہ دینے بغیر اقتصادی ترقی ناممکن ہے۔ حکومت اس شعبہ پر بھرپور توجہ دے، ٹیکسوں میں کمی کرے اور ایسے قوانین میں نرمی لائی جائے جو شعبہ میں سرمایہ کاری کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ متعدد انشورنس کمپنیاں دیوالیہ ہو چکی ہیں اور اس سلسلہ کو روکنے کی ضرورت ہے۔

محمد حمام جو انشورنس ایسوسی ایشن آف پاکستان نارٹھ زون کے چیئرمین بھی ہیں نے ایت پی سی سی آئی مرکزی قائمہ کمیٹی برائے انشورنس کے کنفرینس ڈاکٹر مرتضیٰ مغل سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے انشورنس سیکٹر سے ایک لاکھ افراد کا روزگار وابستہ ہے اور شعبہ سالانہ 20 ارب روپے کا ٹیکس بھی ادا کر رہا ہے مگر اسے وہ توجہ نہیں دی جا رہی ہے جس کا یہ مستحق ہے۔

جنرل انشورنس کے شعبہ پر سترہ فیصد سے زیادہ ٹیکس عائد ہیں جبکہ نجی شعبہ کو قومی اثاثوں کا بیمہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں تھریڈ پارٹی موڈ انشورنس لازمی نہیں ہے جبکہ مقامی کمپنیوں کے کھاتے ہوتے منافع کا بڑا حصہ دیگر ممالک میں کام کرنے والی بڑی کمپنیوں کو منتقل ہو جاتا ہے۔ ہیلتھ انشورنس پر ٹیکس کم کرنے کی ضرورت ہے جبکہ فیڈرل انشورنس فیس کو اسی شعبہ کی ترقی کے لئے استعمال کیا جانا چاہیے۔

اس موقع پر ڈاکٹر مرتضیٰ مغل نے کہا کہ اس شعبہ کو مراعات دینے کی ضرورت ہے تاکہ کاروباری برادری اور عوام کو نقصانات سے بچایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی انشورنس کا سلسلہ بھی تاخیر سے شروع کیا گیا جس کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ عالمی سطح پر اسلامی انشورنس کا حجم 7-23 ارب ڈالر ہے جبکہ پاکستان میں یہ ابھی تک چند ارب روپے سے آگے نہیں بڑھا ہے۔



LEADPakistan

Read to Lead

HOME TOP NEWS NATIONAL PESHAWAR SPORTS BUSINESS WORLD ARTICLE EDITORIAL E-PAPER CONTACT US

Home » Business » Reshaping economy impossible sans strong insurance industry: FPCCI

Business

Reshaping economy impossible sans strong insurance industry: FPCCI

August 12, 2020



Today's e-Paper



Today's e-Paper



ISLAMABAD : Insurance sector employs more than 100,000 people directly and contributes around Rs20 billion in various taxes and duties to the national exchequer, an industry expert said Wednesday.

Pakistan insurance sector has one of the lowest insurance penetrations in the region which is holding economy back, said Muhammad Hisham, Chairman Lahore Insurance Institute

Talking to Dr. Murtaza Mughal, Convener FPCCI Central Standing Committee on Insurance, he said that policy problems are impeding growth of this critical sector which include heavy taxation of over 17 percent on most general insurance business which include high incident of taxation on health insurance.

He said that national assets are not allowed to be insured by private companies which is resulting in absence of level playing field and losses to the government.

Moreover, third party motor insurance is not compulsory in Pakistan as is mandatory in other countries, he said, adding that Pakistan has one of the lowest premium retention and premium is sent abroad mostly for large risks which causes huge foreign exchange loss to the country.

Muhammad Hisham said that federal insurance fee is not spent on development of insurance sector and training of staff and unusual compliance requirements are set for general insurance companies which are very difficult to follow by small establishments.

He said that the government should create pools for flood and natural catastrophe insurance with the help of private sector and insurance sector should be recognised as industry and incentives should be given to boost it for potential employment of another 100,000 people.

Search



Follow me on Twitter

Tweets by @DailyLeadPak





www.jasarati.com

بانی: جوہدی سب سے بڑا

جلد 48 | شمارہ 22 | 22 ذوالحجہ 1441ھ | 13 اگست 2020ء | قیمت 16 روپے

غیر ضروری ٹیکس کم تو اٹمین نزم کیے جائیں، محمد ہشام

فعال انٹرنس سیکٹرز کے بغیر معاشی ترقی ناممکن ہے، ایف پی سی آئی

ہو سکتی ہیں اور اس سلسلہ کو روکنے کی ضرورت ہے۔ سخت قوانین کی وجہ سے صنعت انٹرنس کمپنیاں دریا

کے بغیر مین ٹور ہشام نے کہا ہے کہ انٹرنس سیکٹرز کو توجہ دینے اور غیر انٹرنس ترقی کا حصول ناممکن ہے۔ حکومت اس شعبہ کو گھر پر توجہ دے، ٹیکسوں میں کمی کرے اور غیر ضروری سخت قوانین میں نرمی لائے جو اس شعبہ میں سرمایہ کاروں کے راستہ میں رکاوٹ

کراچی (انساف) پورٹل اور انٹرنس سیکٹرز انسٹی ٹیوٹ



مرتبگی مشعل سے بات چیت کرتے ہوئے کی۔



DC Muzaffargarh Meets
Delegation of WHO
On Page....3

Daily THE MORNING NEWS

Choose the Shine



Review Meeting of Arrangements for
Muharram held in the Commissioner Hall
On Page....3

Karachi, Dhul-Hijjah 22, 1441 Hijra- Thursday, August 13, 2020 Pages 4

<http://www.dailymorningnews.com> ~ Email://dailymorningnewsurachi@gmail.com

Vol: 19 - No. 182 --Price Rs.10

Reshaping Economy Impossible Sans Strong Insurance Industry: FPCCI

Insurance sector employs more than 100,000 people directly and contributes around Rs20 billion in various taxes and duties to the national exchequer, an industry expert said Wednesday.

Pakistan insurance sector has one of the lowest insurance penetrations in the region which is holding economy back, said Muhammad Hisham, Chairman Lahore Insurance Institute

Talking to Dr. Murtaza Mughal, Convener FPCCI Central Standing Committee on Insurance, he said that policy problems are impeding growth of this critical sector which include heavy taxation of over 17 percent on most general

insurance business which include high incident of taxation on health insurance.

He said that national assets are not allowed to be insured by private companies which is resulting in absence of level playing field and losses to the government.

Moreover, third party motor insurance is not compulsory in Pakistan as is mandatory in other countries, he said, adding that Pakistan has one of the lowest premium retention and pre-



mium is sent abroad mostly for large risks which cause huge foreign exchange loss to the country. Muhammad Hisham said that federal insurance fee is not spent on development of insurance sector and training of staff and unusual compliance requirements are set for general insurance companies which are very difficult to follow by small establishments.

He said that the government should create pools for flood

and natural catastrophe insurance with the help of private sector and insurance sector should be recognised as industry and incentives should be given to boost it for potential employment of another 100,000 people.

At the occasion, Dr Murtaza Mughal said that government cannot reshape economy to meet the challenges of a global marketplace unless the insurance sector is strengthened.

He said that the government should support insurance industry to boost economic activities with focus on takaful sector which is still infant as Pakistan was a late starter of takaful products.



فعال انٹرنس سیکر کے بغیر معاشی ترقی ناممکن ہے، محمد حسام

فیروز پوری ٹیکس کم تقواین میں نرم کئے جائیں، پیچیر میں انٹرنس انسٹیٹیوٹ

فی فیڈ کو قومی اداروں کا زیر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں خیرا پارٹی مولر انٹرنس ادارتی نہیں ہے جبکہ مقامی کمپنیوں کے کما کے بونسے منافع کو یا انحصار دیگر ممالک میں کام کرنے والی پارٹی کمپنیوں کو منتقل ہو جاتا ہے۔ تاہم انٹرنس پارٹیکس کم کرنے کی ضرورت ہے۔

کراچی (اٹھاف) رپورٹ لاکھ اور انٹرنس انسٹیٹیوٹ کے پھیر میں محمد حسام نے کہا ہے کہ انٹرنس سیکر کو چوبہ دینے بغیر اقتصادی ترقی کا حصول ناممکن ہے۔ حکومت اس فیڈ کو کھر چاہوہ دینے، ٹیکسوں میں کمی کرے اور فیروز پوری منتقلی قوانین میں نرمی لائے جو اس شعبہ میں سرمایہ کاری کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ منتقلی قوانین کی وجہ سے محدود انٹرنس کمپنیاں دیوالیہ ہو چکی ہیں اور اس سلسلہ کو روکنے کی ضرورت ہے۔ محمد حسام جو انٹرنس انسٹیٹیوٹ رائن آف پاکستان ہونے لڑان کے پیچیر میں بھی ہیں نے ایف پی سی آئی مرکزی قائمہ کمپنی یا اسے انٹرنس کے کوئی ڈاکٹر منتقلی میں سے اپنا حیرت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے انٹرنس سیکر سے ایک لاکھ افراد کا روزگار وابستہ ہے اور اس سال لاکھ لاکھ لوگ روپے لکھ کے ٹیکس بھی ادا کر رہا ہے جو اسے واہیہ نہیں دلی ہمارے ہی ہے اس کا یہ سکتی ہے۔ جنرل انٹرنس کے شعبہ پر ستر لاکھ سے زیادہ ٹیکس ماگہ ہیں جبکہ

تاجروں کی عدم دلچسپی معاشی استحکام میں رکاوٹ ہے ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

فعال انشورنس سیکٹر کے بغیر معاشی ترقی ناممکن ہے ایف پی سی آئی

وجہ سے متعدد انشورنس کمپنیاں واپس ہونگی ہیں اور اس سلسلہ کو روکنے کی ضرورت ہے۔ محمد حاتم جرنل انشورنس ایسوسی ایشن آف پاکستان ہارٹھروزن کے چیئرمین بھی ہیں نے ایف پی سی آئی مرکزی ہائر کونسل کئی برائے انشورنس کے کوئیز ڈاکٹر مرتضیٰ مغل سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ (ہائی ملٹھ 3 چہرہ نمبر 23)

کراچی (اسٹاف رپورٹر) انشورنس ایسوسی ایشن کے چیئرمین محمد حاتم نے کہا ہے کہ انشورنس سیکٹر کو توجہ دینے بغیر اقتصادی ترقی کا حصول ناممکن ہے۔ حکومت اس شعبہ کو بھرپور توجہ دے، ٹیکسوں میں کمی کرے اور غیر ضروری سخت قوانین میں نرمی لانے جہاں شعبہ میں سرمایہ کاری کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ سخت قوانین کی

پاکستان کے انشورنس سیکٹر سے ایک لاکھ افراد کا روزگار وابستہ ہے اور اس سالانہ میں ادب میں روپے تک کے ٹیکس بھی ادائیگی کر رہا ہے مگر اسے وہ توجہ نہیں دی جا رہی ہے جس کا یہ مستحق ہے۔ جرنل انشورنس کے شعبہ پرنسپل منیجر سے زیادہ ٹیکس عائد ہیں جبکہ نجی شعبہ کو قومی اہتوں کا پیر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں تحریر پارٹی سوز انشورنس لازمی نہیں ہے جبکہ مقامی کمپنیوں کے کمانے ہوئے منافع کا بڑا حصہ دیگر ممالک میں کام کرنے والی بڑی کمپنیوں کو منتقل ہو جاتا ہے۔ یہ سب انشورنس پریکٹس کم کرنے کی ضرورت ہے جبکہ فیڈرل انشورنس ٹیکس کو اسی شعبہ کی ترقی کے لئے استعمال کیا جانا چاہیے۔ اس موقع پر ڈاکٹر مرتضیٰ مغل نے کہا کہ اس شعبہ کو مراعات دینے کی ضرورت ہے تاکہ کاروباری برادری اور عوام کو نقصانات سے بچایا جاسکے انھوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی انشورنس کا سلسلہ بھی تاخیر سے شروع کیا گیا جسکی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ عالمی سطح پر اسلامی انشورنس کا حجم 23.7 ادب ڈالر ہے جبکہ پاکستان میں یہ ایسی تک چند ادب روپے سے آگے نہیں بڑھا ہے۔

Reshaping economy impossible sans strong insurance industry: FPCCI

Insurance sector employs more than 100,000 people directly and contributes around Rs20 billion in various taxes and duties to the national exchequer, an industry expert said Wednesday.

Pakistan insurance sector has one of the lowest insurance penetrations in the region which is holding economy back, said Muhammad Hisham, Chairman Lahore Insurance Institute

Talking to Dr. Murtaza Mughal, Convener FPCCI Central Standing Committee on Insurance, he said that policy problems are impeding growth of this critical sector which include heavy taxation of over 17 percent on most general insurance business which include high incident of taxation on health insurance.

He said that national assets are not allowed to be insured by private companies which is resulting in absence of level playing field and losses to the government.

Moreover, third party motor insurance is not compulsory in Pakistan as is mandatory in other countries, he said, adding that Pakistan has one of the lowest premium retention and premium is sent abroad mostly for large risks which causes huge



foreign exchange loss to the country.

Muhammad Hisham said that federal insurance fee is not spent on development of insurance sector and training of staff and unusual compliance requirements are set for general insurance companies which are very difficult to follow by small establishments.

He said that the government should create pools for flood and natural catastrophe insurance with the help of private sector and insurance sector should be recognised as industry and incentives should be given to boost it for potential employment of another 100,000 people.

At the occasion, Dr Murtaza Mughal said that government cannot reshape economy to meet the challenges of a global marketplace unless the insurance sector is strengthened.

He said that the government should support insurance industry to boost economic activities with focus on takaful sector which is still infant as Pakistan was a late starter of takaful products.

Dr. Mughal said that the global takaful market reached a value of US\$ 23.7 Billion in 2019 but it is just a few billion in Pakistan.



Reshaping economy impossible sans strong insurance industry: FPCCI

Share:



Online

4:27 PM | August 12, 2020

Insurance sector employs more than 100,000 people directly and contributes around Rs20 billion in various taxes and duties to the national exchequer, an industry expert said Wednesday.

Pakistan insurance sector has one of the lowest insurance penetrations in the region which is holding economy back, said Muhammad Hisham, Chairman Lahore Insurance Institute

Talking to Dr. Murtaza Mughal, Convener FPCCI Central Standing Committee on Insurance, he said that policy problems are impeding growth of this critical sector which include heavy taxation of over 17 percent on most general insurance business which include high incident of taxation on health insurance.

He said that national assets are not allowed to be insured by private companies which is resulting in absence of level playing field and losses to the government.

Moreover, third party motor insurance in not compulsory in Pakistan as is mandatory in other countries, he said, adding that Pakistan has one of the lowest premium retention and



premium is sent abroad monthly for large risks which raises huge foreign avhanna loss in

Reshaping economy impossible sans strong insurance industry: FPCCI

Muhammad Hisham said that federal insurance fee is not spent on development of insurance sector and training of staff and unusual compliance requirements are set for general insurance companies which are very difficult to follow by small establishments.

He said that the government should create pools for flood and natural catastrophe insurance with the help of private sector and insurance sector should be recognised as industry and incentives should be given to boost it for potential employment of another 100,000 people.

Share

E-PAPER



CARTOONS

MORE



CARTOON

COLUMNS

MORE

باطل کے خلاف جہاد.....حق کی لٹکار

روزنامہ
پارچام
ABC Certified
Daily Parcham Karachi
پہلا نمبر 28

28 ستمبر 2020ء 13 اگست 2020ء قیمت 8 روپے

فعال انٹرنیشنل سیکرٹری کے بغیر معاشی ترقی ناممکن ہے ایف پی سی آئی

تا جڑوں کی مدد و پختی معاشی استحکام میں رکاوٹ ہے ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

غیر ضروری ٹیکس کم اور تو اہلیں نرم کیے جائیں اٹومو سٹار

انٹرنیشنل معاشی ایشیاء آف پاکستان اور ترقی کے
چتر میں بھی جیٹے لے لیں۔ ایف پی سی آئی مرکزی ادارہ
تعمیرات کے انٹرنیشنل سیکرٹری ڈاکٹر مرتضیٰ مغل سے
بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے انٹرنیشنل
سیکٹریٹ ایک اگلا کارڈ رکھنا ضرورت ہے اور اس
سال انٹرنیشنل ایڈیٹنگ کے ٹیگ بھی ادا کرنا چاہیے
مگر اسے اہم سمجھنا چاہیے۔ جیٹے کا سہارا
ہو۔ ڈاکٹر نے 51 ستمبر (2020ء) کو

کراچی (پارچام) انٹرنیشنل اسٹیٹسٹ
کے دفتر میں جو سٹار کے ڈاکٹر مرتضیٰ مغل کو توجہ
دینے بغیر انٹرنیشنل ترقی کا حصول ناممکن ہے۔ حکومت
اس شعبہ کو بھرپور توجہ دے، ٹیکسوں میں کمی کرے اور
غیر ضروری ٹیکس ختم کرنے میں لڑائی لڑے۔ جیٹے انٹرنیشنل
سرمایہ کاری کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ مفت تجارتی
کی وجہ سے صنعت انٹرنیشنل کیوں رکاوٹ ہو چکی ہے
اور اس سلسلہ کو، کوئی ختم کرے۔ ڈاکٹر نے

51

کے شعبہ پر ستر واٹھ سے زائد ٹیکس جاگو ہیں، جبکہ ٹیکس
کو کوئی افادگی کا پیرہنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیگر
مالک کی طرح پاکستان میں فروزاہلی مولز انٹرنیشنل لازمی
لگنی ہے، جبکہ مقامی کمپنیوں کے ٹیکسوں کو ملے ہوئے
حصہ، مگر ٹیکس میں کام کرنے والی بیوی کمپنی کو قفل اور
ہاتا ہے۔ بیٹھو انٹرنیشنل پر ٹیکس کم کرنے کی ضرورت ہے
جبکہ لیڈنگ انٹرنیشنل ٹیکس کو اسی شعبہ کی ترقی کے لئے
مستثنیٰ کیا جانا چاہیے۔ اس حوالے پر ڈاکٹر مرتضیٰ مغل نے
کہا کہ اس شعبہ کو مراعات دینے کی ضرورت ہے تاکہ
فروزاہلی برادری اور تمام کو کھٹانات سے بچایا جا
سکے، انھوں نے کہا کہ پاکستان میں اعلیٰ انٹرنیشنل کا
مستثنیٰ بھی تاخیر سے شروع کیا جائیگی جو صدر اترالی کی
فروٹ ہے۔ عالمی سطح پر اعلیٰ انٹرنیشنل کا حجم 23.7
ہیڈ لار سے جبکہ پاکستان میں یہ ٹیکس تک چھ برس
دہے سے آگے نہیں بڑھا ہے۔

راولپنڈی / اسلام آباد

روزنامہ

طراحی

ایڈیٹر

زاہد فاروق ملک

3

س کیٹیوینا دہلیہ ہو چکی ہے۔ ہماری خطبہ کو یہ کہنے کی
شعبہ ہے۔ کہ تمام ہی انٹرنس ہائی اسکول ہائی اسکول
اسٹیبلشمنٹوں کے لئے بھی کیا ہوئے ہیں۔ ایک ہی اسکول
لیٹیوٹری اسکول کھلا جائے۔ انٹرنس کے مجموعہ اکثر
میں کیا یہ وقت چھتہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان
کے انٹرنس بنگلہ دیش کے انٹرنس کے ساتھ ہے۔ یہ
ہو گا۔ انٹرنس کے ساتھ ہے۔ انٹرنس کے ساتھ ہے۔

غیر ضروری مجلسی کم تو انجمن
نوم کے جائیں بلکہ تمام

اسلام آباد (ذرائع)۔ انٹرنس کے ساتھ ہے۔ انٹرنس کے ساتھ ہے۔
کے ساتھ ہے۔ انٹرنس کے ساتھ ہے۔ انٹرنس کے ساتھ ہے۔
دہلیہ انٹرنس کے ساتھ ہے۔ انٹرنس کے ساتھ ہے۔
انٹرنس کے ساتھ ہے۔ انٹرنس کے ساتھ ہے۔

تازہ ترین

ماریشس کے قریب آئل ٹینکر سے سمندر میں بہہ جانے والا تیل جمع کرنے کا کام شروع

فعال انشورنس سیکٹر کے بغیر معاشی ترقی ناممکن ہے، ایف پی سی سی آئی

Aug 13, 2020

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) لاہور انشورنس انسٹی ٹیوٹ کے چیئرمین محمد حسام نے کہا ہے کہ انشورنس سیکٹر کو توجہ دیے بغیر اقتصادی ترقی کا حصول ناممکن ہے۔ حکومت اس شعبہ کو بھرپور توجہ دے، ٹیکسوں میں کمی کرے اور غیر ضروری سخت قوانین میں نرمی لائے جو اس شعبہ میں سرمایہ کاری کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ سخت قوانین کی وجہ سے متعدد انشورنس کمپنیاں دیوالیہ ہو چکی ہیں اور اس سلسلہ کو روکنے کی ضرورت ہے۔ محمد حسام جو انشورنس ایسوسی ایشن آف پاکستان نار تھ زون کے چیئرمین بھی ہیں نے ایف پی سی سی آئی مرکزی قائمہ کمیٹی برائے انشورنس کے کنوینر ڈاکٹر مرتضیٰ مغل سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے انشورنس سیکٹر سے ایک لاکھ افراد کاروزگار وابستہ ہے اور اس سالانہ بیس ارب روپے تک کے ٹیکس بھی ادا کر رہا ہے مگر اسے وہ توجہ نہیں دی جا رہی ہے جس کا یہ مستحق ہے۔

Reshaping Economy Impossible Sans Strong Insurance Industry: FPCCI

Insurance sector employs more than 100,000 people directly and contributes around Rs20 billion in various taxes and duties to the national exchequer, an industry expert said Wednesday.

Pakistan insurance sector has one of the lowest insurance penetrations in the region which is holding economy back, said Muhammad Hisham, Chairman Lahore Insurance Institute

Talking to Dr. Murtaza Mughal, Convener FPCCI Central Standing Committee on Insurance, he said that policy problems are impeding growth of this critical sector which include heavy taxation of over 17 percent on most general

insurance business which include high incident of taxation on health insurance.

He said that national assets are not allowed to be insured by private companies which is resulting in absence of level playing field and losses to the government.

Moreover, third party motor insurance is not compulsory in Pakistan as is mandatory in other countries, he said, adding that Pakistan has one of the lowest premium retention and pre-



mium is sent abroad mostly for large risks which causes huge foreign exchange loss to the country. Muhammad Hisham said that federal insurance fee is not spent on development of insurance sector and training of staff and unusual compliance requirements are set for general insurance companies which are very difficult to follow by small establishments.

He said that the government should create pools for flood

and natural catastrophe insurance with the help of private sector and insurance sector should be recognised as industry and incentives should be given to boost it for potential employment of another 100,000 people.

At the occasion, Dr Murtaza Mughal said that government cannot reshape economy to meet the challenges of a global marketplace unless the insurance sector is strengthened.

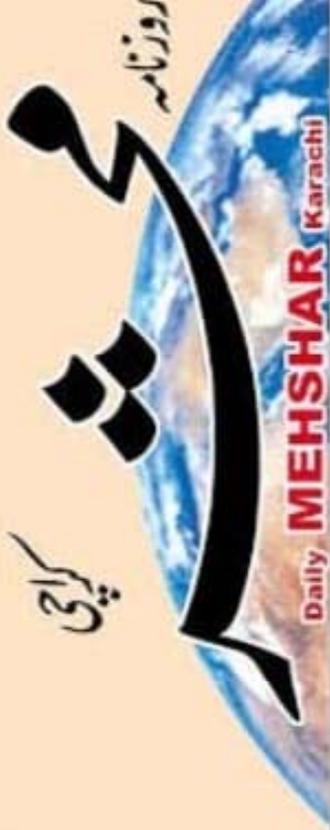
He said that the government should support insurance industry to boost economic activities with focus on takaful sector which is still infant as Pakistan was a late starter of takaful products.

انشورنس سیکٹر پر توجہ دینے بغیر اقتصادی ترقی ناممکن، محمد حسام

سخت قوانین کی وجہ سے متعدد انشورنس کمپنیاں دیوالیہ ہو چکی ہیں، میڈیا سے گفتگو

ہے اور اس سالانہ بیس ارب روپے تک کے ٹیکس بھی ادا کر رہا ہے مگر اسے وہ توجہ نہیں دی جا رہی ہے جس کا مستحق ہے۔ جنرل انشورنس کے شعبہ پر سترہ فیصد سے زیادہ ٹیکس عائد ہیں جبکہ نجی شعبہ کو قومی اثاثوں کا بیمہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں تھرڈ پارٹی موٹر انشورنس لازمی نہیں ہے جبکہ مقامی کمپنیوں کے کمائے ہوئے منافع کا بڑا حصہ دیگر ممالک میں کام کرنے والی بڑی کمپنیوں کو منتقل ہو جاتا ہے۔ ہیلتھ انشورنس پریکٹس کم کرنے کی ضرورت ہے جبکہ فیڈرل انشورنس فیس کو اسی شعبہ کی ترقی کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے۔

لاہور (آن لائن) لاہور انشورنس انسٹی ٹیوٹ کے چیئر مین محمد حسام نے کہا ہے کہ انشورنس سیکٹر کو توجہ دینے بغیر اقتصادی ترقی کا حصول ناممکن ہے۔ حکومت اس شعبہ کو بھرپور توجہ دے، ٹیکسوں میں کمی کرے اور غیر ضروری سخت قوانین میں نرمی لائے جو اس شعبہ میں سرمایہ کاری کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ سخت قوانین کی وجہ سے متعدد انشورنس کمپنیاں دیوالیہ ہو چکی ہیں اور اس سلسلہ کو روکنے کی ضرورت ہے۔ محمد حسام جو انشورنس ایسوسی ایشن آف پاکستان نارٹھ زون کے چیئر مین بھی ہیں نیکیا کہ پاکستان کے انشورنس سیکٹر سے ایک لاکھ افراد روزگار وابستہ



فعال انشورنس سیکٹر کے بغیر معاشی ترقی ناممکن ہے، ایف پی سی آئی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) لاہور انشورنس اسٹی ٹیوٹ

دی جاری ہے جس کا یہ سہتی ہے۔ جنرل انشورنس کے شعبہ پر سترہ فیصد سے زیادہ ٹیکس عائد ہیں جبکہ نجی شعبہ کو قومی اثاثوں کا بیمہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں تھرڈ پارٹی موٹر انشورنس لازمی نہیں ہے جبکہ مقامی کمپنیوں کے کمائے ہوئے منافع کا بڑا حصہ دیگر ممالک میں کام کرنے والی بڑی کمپنیوں کو منتقل ہو جاتا ہے۔ ہیلتھ انشورنس پر ٹیکس کم کرنے کی ضرورت ہے جبکہ فیڈرل انشورنس فیس کو اسی شعبہ کی ترقی کے لئے استعمال کیا جانا چاہیے۔ اس موقع پر ڈائریکٹر معطل نے کہا کہ اس شعبہ کو مراعات دینے کی ضرورت ہے تاکہ کاروباری برادری اور عوام کو نقصانات سے بچایا جاسکے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی انشورنس کا سلسلہ بھی تاخیر سے شروع کیا گیا جسکی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔

کراچی (اسٹاف رپورٹر) لاہور انشورنس اسٹی ٹیوٹ کے چیئرمین محمد حسام نے کہا ہے کہ انشورنس سیکٹر کو توجہ دینے بغیر اقتصادی ترقی کا حصول ناممکن ہے۔ حکومت اس شعبہ کو بھرپور توجہ دے، ٹیکسوں میں کمی کرے اور غیر ضروری سخت قوانین میں نرمی لائے جو اس شعبہ میں سرمایہ کاری کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ سخت قوانین کی وجہ سے متعدد انشورنس کمپنیاں دیوالیہ ہو چکی ہیں اور اس سلسلہ کو روکنے کی ضرورت ہے۔ محمد حسام جو انشورنس ایسوسی ایشن آف پاکستان نارٹھ زون کے چیئرمین بھی ہیں نے ایف پی سی آئی مرکزی قائمہ کمیٹی برائے انشورنس کے کنوینر ڈاکٹر معطل سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے انشورنس سیکٹر سے ایک لاکھ افراد کا روزگار وابستہ ہے اور اس سالانہ بیس ارب روپے تک کے ٹیکس بھی ادا کر رہا ہے مگر اسے وہ توجہ نہیں

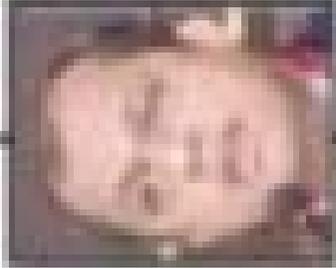


www.ijis.org

غیر ضروری محسوس کم ہوا نمینازم کیے جائیں، محمد ہشام

نظامی انشورنس بجائے گھر کے بغیر معاشرتی حرت کی بات کریں، ہے البتہ طبی ای سی آئی

ہیں۔ محنت اٹھانے کی وجہ سے جسمانی طور پر کمزور رہنے والے لوگوں کو طبی ای سی آئی کی ضرورت ہے۔ جو بات بھارت میں انشورنس کی صورت میں ہوتی ہے، وہ پاکستان کے نظام کے البتہ طبی ای سی آئی کی صورت میں ہونی چاہئے۔



کراچی (انٹرنیشنل جرنل آف اسلامک سٹڈیز)۔ محنت اٹھانے والے لوگوں کو طبی ای سی آئی کی ضرورت ہے۔ جو بات بھارت میں انشورنس کی صورت میں ہوتی ہے، وہ پاکستان کے نظام کے البتہ طبی ای سی آئی کی صورت میں ہونی چاہئے۔

اس کے علاوہ طبی ای سی آئی کے ساتھ ساتھ طبی ای سی آئی

فعال انٹورنس سیکٹر کے بغیر معاشی ترقی ناممکن ہے ایف پی سی کی آئی

تاجروں کی عدم دلچسپی معاشی استحکام میں رکاوٹ ہے ڈاکٹر مرتضیٰ مغل
غیر ضروری ٹیکس کم اور قوانین نرم کیے جائیں محرم حٹام

کراچی (اعلاف رپورٹرز) انٹورنس ایسوسی ایٹس کی رپورٹ کے خلاصہ میں محرم حٹام نے کہا ہے کہ انٹورنس سیکٹر کو توجہ دینے بغیر اقتصادی ترقی کا حصول ناممکن ہے۔ حکومت اس شعبہ کو بھرپور توجہ دے، ٹیکسوں میں کمی کرے اور غیر ضروری سخت قوانین میں نرمی لائے جو اس شعبہ میں سرمایہ کاری کے راستے میں رکاوٹ ہیں۔ سخت قوانین کی وجہ سے متعدد انٹورنس کمپنیاں دہالیہ ہو چکی ہیں اور اس سلسلہ کو روکنے کی ضرورت ہے۔ محرم حٹام جو

بقیہ

کے شعبہ پر سترہ فیصد سے زیادہ ٹیکس عائد ہیں جبکہ نئی شعبہ کو قومی اگلوں کا پیر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں تھرڈ پارٹی مولز انٹورنس لازمی نہیں ہے جبکہ مقامی کمپنیوں کے کمانے ہوئے منافع کا بڑا حصہ دیگر ممالک میں کام کرنے والی بڑی کمپنیوں کو منتقل ہو جاتا ہے۔ دیکھتے انٹورنس پر ٹیکس کم کرنے کی ضرورت ہے جبکہ فیڈرل انٹورنس نہیں کو اسی شعبہ کی ترقی کے لئے استعمال کیا جانا چاہیے۔ ان دنوں پراڈکٹس مغل نے کہا کہ اس شعبہ کو مراعات دینے کی ضرورت ہے تاکہ کاروباری برادری اور عوام کو نقصانات سے بچایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی انٹورنس کا سلسلہ بھی تاخیر سے شروع کیا گیا جسکی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ عالمی سطح پر اسلامی انٹورنس کا حجم 23.7 ارب ڈالر ہے جبکہ پاکستان میں یہ اگلی تک چھ ارب روپے سے آگے نہیں بڑھا ہے۔

فعال انٹورنس سیکٹر کے بغیر معاشی ترقی ناممکن ہے ایف پی سی آئی

تا جڑوں کی عدم دلچسپی معاشی استحکام میں رکاوٹ ہے؛ ڈاکٹر مرتضیٰ منٹل

غیر ضروری ٹیکس کم اور قوانین نرم کیے جائیں، محمد حنیف

کراچی (سٹاف رپورٹر) انٹورنس ایسوسی ایٹس کے چیئرمین محمد حنیف نے کہا ہے کہ انٹورنس سیکٹر کو توجہ دینے بغیر اقتصادی ترقی کا حصول ناممکن ہے۔ حکومت اس شعبہ کو بھرپور توجہ دے، ٹیکسوں میں کمی کیجے اور غیر ضروری سخت قوانین میں نرمی لائے جو اس شعبہ میں سرمایہ کاری کے راستے میں رکاوٹ ہیں۔ سخت قوانین کی وجہ سے متعدد انٹورنس کمپنیاں دیوالیہ ہو چکی ہیں اور اس سلسلہ کو روکنے کی ضرورت ہے۔ محمد حنیف جو

51 لقیہ

کے شعبہ پرتز ویسٹ سے زیادہ ٹیکس عائد ہیں جبکہ ٹیکس شعیر کو توئی اٹاٹوں کا بیمہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں ٹرڈ پارٹی سول انٹورنس لازمی نہیں ہے جبکہ مقامی کمپنیوں کے کوائے ہونے سے متعلق کا ہوا حصہ دیگر ممالک میں کام کرنے والی بڑی کمپنیوں کو منتقل ہو جاتا ہے۔ ایسٹو انٹورنس پر ٹیکس کم کرنے کی ضرورت ہے جبکہ فیڈرل انٹورنس میں کو ای سی شعیر کی ترقی کے لئے استعمال کیا جانا چاہیے۔ اس موقع پر ڈاکٹر مرتضیٰ منٹل نے کہا کہ اس شعبہ کو مراعات دینے کی ضرورت ہے تاکہ کاروباری برادری اور محام کو تقاضاات سے بچایا جا سکے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی انٹورنس کا سلسلہ بھی تاخیر سے شروع کیا گیا جسکی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ عالمی سطح پر اسلامی انٹورنس کا حجم 23.7 ارب ڈالر ہے جبکہ پاکستان میں یہ انگی تک چھ ارب روپے سے آگے نہیں بڑھا ہے۔

The Business

Lahore, Friday, August 14, 2020 Zil-Haj 23, 1441

Insurance sector should be promoted, says IIL

LAHORE: Insurance sector employs more than 100,000 people directly and contributes around Rs20 billion in various taxes and duties to the national exchequer therefore it must be promoted, an industry expert said Thursday. Insurance sector has one of the lowest insurance penetrations which is holding economy back, said Muhammad Hisham, Chairman IIL. He said that policy problems are impeding growth which include heavy taxation of over 17 percent. —Online